جناب منظر عباسی۔ ایم۔ اے۔ (مری)

جدید زبانوں کے عربی ماخذ

بلی | بلی جسے فارسی والے گربہ کہتے ہیں ہم سب کا جانا پہچانا جانور ہے۔ انگریزی میں اسے CAT (کیٹ) فرانسیسی میں CHAT سویڈن والوں کی زبان میں KATT، ڈینش یعنی ڈنمارک والوں کی بولی میں KAT ہالینڈ والوں کی زبان ڈچ میں KAT سپینش میں GATO پرتگالی میں GATO اطالوی زبان میں GATTO اور یورپ والوں کی خود ساختہ زبان اسپرانتو میں KATO کہتے ہیں۔ جرمنی کے رہنے والے آخر میں ZE کا اضافہ کرکے بلی کو KATZE کہتے ہیں۔

C اور K دونوں ہم آواز حرف ہیں۔ اس لئے انگریزی کا CAT اور ڈینش اور ڈچ کا KAT ایک ہی لفظ ہے۔ G اور K آپس میں تبدیل ہونے والے حروف ہیں۔ اس طرح سپینش اور پرتگالی کا GATO اور اسپرانتو کا KATO ایک ہی لفظ کی دو صورتیں ہیں۔ لفظ کے آخر میں "O" علامت اسم کے طور پر زائد ہے۔ اور جرمن میں ZE کو زائد تصور کر لیا جائے تو ان سب زبانوں میں بلی کے لئے ایک لفظ مادے اور اصل کے طور پر سامنے آتا ہے۔ اور وہ ہے K (ک۔ ق) اور T (ت۔ٹ۔ط) کا مرکب جو عربی میں قِطّ کی صورت میں موجود ہے۔ اور اس کے مختلف معانی میں سے ایک معنیٰ السنّور یعنی بلی کے ہیں۔

اہل یورپ نے CAT (بلی) کے سلسلہ میں کہا ہے کہ یہ عربی کے KITT (قِطّ) کا ہم ماخذ ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا کہ قط ہی ماخذ ہے۔ بلکہ ماخذ کے بارے میں اپنی لاعلمی کا اعتراف کیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ان لوگوں نے عارفانہ تجاہل سے کام لیا ہے۔ ورنہ عربی کو ماخذ مان لینے میں کوئی دلیل مانع نہیں۔

اونٹ | بلی کے بیان سے اونٹ یاد آگیا ہے۔ اسے یورپ والے انگریزی میں CAMEL

پرتگالی میں CAMELO ، ہسپانوی میں CAMELLO اطالوی میں CAMMELLO جرمن میں KAMEL اور فرانسیسی میں L (ل) کے بغیر CHAMEAU اور اسپرانتو میں KAMELO کہتے ہیں۔

C اور K (ک) ہم آواز ہیں۔ اس لئے فرانسیسی کے علاوہ باقی سب زبانوں میں کم و بیش ایک ہی لفظ ہے جس کو معمولی سی تبدیلیوں کے ساتھ اپنایا گیا ہے۔ فرانسیسی میں پہلا حرف CH کا مرکب ہے۔ جو فرانسیسی میں حرف علت سے پہلے واقع ہو تو ش (SH) کی آواز دیتا ہے۔ اور اگر حرف صحیح سے پہلے آئے تو K (ک) کی آواز دیتا ہے ـــ گویا CHAMEAU (اونٹ) میں CH کی آواز SH (ش) ہے۔ لیکن K (ک) کی آواز کے لئے بھی یہ مرکب حرف CH مستعمل ہے۔ انگریزی میں بے شمار الفاظ ایسے ہیں جن میں CH ک (K) کی آواز دیتا ہے۔ ان میں SCHOOL (سکول) اور CHEMISTRY (کیمسٹری) ہمارے جانے پہچانے الفاظ ہیں۔

مختصر یہ کہ اونٹ کیلئے یورپ کی جدید زبانوں میں جو الفاظ مستعمل ہیں ان میں K (ک) M (م) اور L (ل) مشترک ہیں اگر کہیں K کی جگہ C ہے تو یہ آواز کے اعتبار سے K (ک) کا متبادل ہے۔

K (ک) انگریزی اور یورپ کی دوسری جدید زبانوں میں G (گ۔ غ۔ ج) سے بار بار بدل جاتا ہے۔ اور G گ + غ اور ج کی آواز دیتا ہے۔ گویا کہا جا سکتا ہے کہ CAMEL یا KAMEL میں ک (K-C) G کی بدلی ہوئی صورت ہے۔ جو J (ج) کی آواز دیتا ہے۔ اس طرح CAMEL عربی کا جمل (GAMEL یا JAMAL) بن جاتا ہے۔ جو معنیٰ اور صورت دونوں کے اعتبار سے CAMEL اور KAMEL وغیرہ کا ماخذ ہے۔

اہل یورپ نے CAMEL اور KAMEL وغیرہ کا ماخذ عبرانی زبان کا کلمہ GAMAL (جامل) بتایا ہے۔ عربی اور عبرانی کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں مفصل معروضات آئندہ کبھی پیش کی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

ہمارا خیال ہے کہ CAMEL اور KAMEL کا اصل ماخذ عربی کا جمل ہے۔ ممکن ہے اہل یورپ نے عبرانی کے GAMAL سے CAMEL اور KAMEL بنا لیا ہو لیکن عبرانی میں یہ لفظ عربی سے گیا ہے۔

مسجد | بلی اور اونٹ کے بعد مسجد کا ذکر بے جوڑ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ہم ایک مصلحت

کے پیش نظر مسجد کی بات شروع کر رہے ہیں۔

مسجد عربی لفظ ہے جو انگریزی میں MOSQUE فرانسیسی میں MOSQUEE اطالوی میں MOSCHEA اور ہسپانوی میں MEZQUITE ہے۔ جدید لسانیات کے ماہرین اس حقیقت پر متفق ہیں۔ انگریزی فرانسیسی اطالوی اور ہسپانوی زبانوں میں مسجد کے لئے جو کلمات مستعمل ہیں ان سب کا ماخذ عربی کا لفظ مسجد ہے۔

مسجد میں م (M) س (S) ج (J) اور د (D) چار حروف ہیں۔ یورپ والوں نے پہلے دو حرف م (M) اور س (S) تو ہر جگہ باقی رکھے ہسپانیہ والوں نے آخری حرف د (D) کو ت (T) سے بدل دیا۔ اور باقی سب نے د کو حذف کر دیا ہے۔ باقی رہا ج سو اطالوی میں ج کو چ (CH) سے بدل دیا گیا۔ پھر CH کی آواز ک (K یا Q) سے ملتی تھی۔ اس نسبت کے پیش نظر باقی سب نے ج کو ک بنا ڈالا۔

حاصل کلام یہ کہ MOSQUE وغیرہ کلمات کا ماخذ اہل یورپ کے اپنے خیال کے مطابق عربی کا مسجد ہے۔ اور ان لوگوں نے مسجد کے ج کو ک سے بدل کر ماسک یا ماسق وغیرہ بنا لیا ہے۔

اب آئیے اونٹ کی طرف۔ ہم کہتے ہیں کہ جس طرح مسجد کے ج کو ک سے بدل کر ماسک بنا یا گیا ہے اسی طرح جمل کے ج کو ک سے بدل کر کیمل یعنی CAMEL اور KAMEL کے الفاظ بنائے گئے ہیں۔

ک اور ج | یورپ کی زبانوں میں ک (K) اور ج (J) کے ایک دوسرے سے تبدیل ہونے کی صورت یہ ہے کہ ک (K) عام طور پر گ (G) سے بدلتا ہے۔ اور گ (G) ج (J) کی آواز بھی دیتا ہے۔ اس طرح کبھی ج گ بن جاتا ہے اور کبھی گ ج میں بدل جاتا ہے۔ لفظ بلی کے ماخذ کی تلاش میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ K (ک) اور G (گ) ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔ ڈنمارک اور ہالینڈ والے بلی کو KAT کہتے ہیں۔ ہسپانیہ اور پرتگال والے GATO بولتے ہیں۔ نیز سویڈن کے لوگ KATT استعمال کرتے ہیں۔ اٹلی والے GATTO کہتے اور بولتے ہیں۔

ان مثالوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ K (ک) اور G (گ) ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں۔ اب ایک قدم آگے چلیں تو معلوم ہوگا کہ گ (G) ج (J) کی آواز دیتا

ہے۔ انگریزی میں GARDEN (باغ) جرمن میں GARTEN (باغ) اور اطالوی میں GIARDINO (باغ) ہے۔ یہی لفظ باغ ہی کے معنوں میں فرانس اور سپین میں جاکر JARDIN اور پرتگال میں JARDIN ہوگیا ہے۔ یعنی گ (G) ج (J) سے بدل گیا ہے۔

حاصل کلام یہ کہ ک (K) گ (G) سے بدلتا ہے اور گ (G) ج (J) بن جاتا ہے۔ یا یوں کہیئے کہ ج (J) گ (G) سے بدل جاتا ہے۔ اور گ (G) ک (K) یا ق (Q) میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ اور یہی تبدیلی کا قاعدہ CAMEL اور KAMEL میں استعمال ہوا ہے جس نے عربی کے جمل کو یورپ کا کیمل بنا دیا ہے۔

باغ | گ (G) اور ج (J) ایک دوسرے سے تبدیل ہونے والے حروف ہیں۔ اس سلسلہ میں گفتگو کے دوران ہم نے باغ کے ہم معنیٰ الفاظ کی مثالیں دی ہیں ـــ اس نسبت سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان الفاظ کے ماخذ کی تلاش بھی کی جائے۔ جیساکہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے۔ کہ باغ کو انگریزی میں GARDEN جرمن میں GARTEN اطالوی میں GIARDINO فرانسیسی میں JARDIN سپینش میں JARDIN اور پرتگالی میں JARDIM لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ اسپرانتو میں باغ کے لئے ĜARDENO کا لفظ ہے۔ قدیم فرانسیسی زبان میں GARDIN تھا۔ لاطینی اور یونانی میں GARDEN ہے۔ گاتھ (GOTH) زبان میں GARDS اینگلو ساکسن ANGLO SAXON میں GEARD اور قدیم انگریزی میں GARTH تھا۔ گویا جدید یورپائی زبانوں میں باغ کیلئے جو الفاظ مستعمل ہیں۔ ان کے آخر میں ن (N) بعد کی ایجاد یا اضافہ ہے۔ پرانی اور قدیم زبانوں میں ن (N) نہ تھا۔

یورپ کے علمائے لسانیات کا خیال ہے۔ کہ باغ کیلئے GARDEN وغیرہ کے تمام الفاظ معنیٰ اور ماخذ کے اعتبار سے YARD سے تعلق رکھتے ہیں۔ مختصر یہ کہ GARDEN اور YARD کا ماخذ ایک ہی ہے۔ اور ان دونوں کے معانی بھی ایک ہیں۔

YARD کے معنیٰ ہیں۔ صحن جو مکان کے ساتھ ایک قطعہ ارضی کی صورت میں ہوتا ہے۔ شروع میں یہ قطعہ ارضی یعنی صحن صاف چٹیل اور ہموار ہوا کرتا تھا۔ بعد میں خوبصورتی کی خاطر ہی اس میں پھول اگائے جانے لگے۔ اس طرح YARD یعنی صحن GARDEN یعنی باغ بن گیا۔ گویا GARDEN کے معنیٰ ہیں۔ گھر کے ساتھ ملحقہ صحن یا باغیچہ۔

ابتدائی زمانے کا انسان جنگلوں میں رہا کرتا تھا۔ گھاس پھوس کے مکان بناتا اور مکان کے

اردگرد سے جھاڑیاں وغیرہ کاٹ کر زمین صاف کر دیا کرتا تھا۔ اسی زمین کو صحن GAI'DEN یا YARD کہتے تھے۔

YARD اور GARDEN کا مصدر و ماخذ ایک مانا گیا ہے، اور GARDIN کے سلسلہ میں آپ جان چکے ہیں۔ کہ اسکی ایک صورت JARDIN بھی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم کیا جا چکا ہے۔ کہ JARDIN کے آخر میں ن (N) بعد کی ایجاد یا اضافہ ہے۔ یعنی اصل کلمہ JARD ہے۔ اور JARD کا ج (J) بعض اوقات ی (Y) آواز بھی دیتا ہے۔ اس طرح JARD سے YARD بن گیا ہے۔

مختصر یہ کہ اصل کلمہ JARD ہے جو عربی میں جَرَد کی صورت میں ملتا ہے۔ جَرَد کے معنیٰ ہیں خالی زمین، بنجر زمین ۔ زمین کا وہ حصہ جو چٹیل اور ہموار ہو۔ یعنی وہی صحن جو مکان کے گرد بنایا جاتا ہے۔ اور جس میں خوبصورتی کے لئے پھول بھی اگائے جاتے ہیں۔

یاد رہے کہ GARDEN یعنی باغ اور جسکی مختلف صورتیں GARTEN اور JARDIN وغیرہ بھی ہیں۔ ان سب کا ماخذ خود اہل یورپ کے نزدیک JARD یا YARD ہے۔ ہم نے صرف اس قدر ثابت کیا ہے کہ JARD کا ماخذ عربی کا کلمہ جَرَد ۔

گردش | گردش فارسی لفظ ہے۔ گرد اسی سے ہے۔ اور اردو والوں نے اردگرد اسی فارسی کے گرد سے بنایا ہے ۔ GARDEN کے یورپیائی لفظ کے ماخذ کی تلاش میں ہم اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ یہ اور اس کے ہم معنیٰ دوسری زبانوں کے بہت سے الفاظ کا ماخذ JARD ہے جس کے معنیٰ صحن اور مکان کے ملحقہ ہموار قطعہ اراضی کے ہیں ۔ جو پہلے تو خالی صحن ہوا کرتا تھا۔ اور اسے JARD یا YARD کہتے تھے۔ بعد میں اس میں پھول اگائے جانے لگے اور اس طرح JARD سے JARDIN بن گیا ہے ۔

ہم نے اوپر یہ بھی عرض کیا ہے کہ اس لفظ کا عربی میں ماخذ "جرد" ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم اسی جَرَد کو فارسی کے گرد کا ماخذ نہ مانیں ۔

جَرَد کے اصل معنیٰ خالی زمین کے ہیں ۔ اور اہل یورپ نے مکان کے گرد خالی زمین کو JARD کہا۔ اور اس طرح عربی کے جرد YARD یعنی صحن کا مفہوم اخذ کر لیا ۔ اور صحن مکان کے آس پاس یا اردگرد ہوتا ہے ۔ اسی طرح اگر ہم کہیں کہ فارسی والوں نے جرد سے گرد کا معنیٰ مراد لیا ہے ۔ تو ہماری بات بے دلیل نہ ہوگی۔

یاد رہے کہ زبانوں میں الفاظ معمولی سی نسبت اور تعلق کے باعث ہجرت کر کے بہت

دور دراز کے ملکوں اور زبانوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ عربی میں مَعقَل کے معنی ہیں جانور کی ٹانگ باندھنا تاکہ وہ خود بخود چلا نہ جائے۔ لیکن اسی عقل کو سمجھ شعور علم اور دانش کے معنوں میں بھی استعمال کیا جانے لگا۔ اس لئے کہ علم و دانش انسانی فکر و نظر کو اِدھر اُدھر بھٹک جانے سے روکتے ہیں۔

ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیں۔ عربی میں فَلس پیسے کو کہتے ہیں۔ اور اس نسبت سے مُفلس یعنی صاحب فلس کے معنی مالدار کے ہوتے ہیں۔ لیکن اہل عرب کیا ہم سب مفلس کے معنی نادار اور فقیر و محتاج کے کرتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ فلس حقیقت میں مچھلی کے چانے کو کہتے ہیں۔ یعنی وہ گول گول چھلکے سے جو مچھلی کے بدن پر ہوتے ہیں۔ انہیں عربی میں فلس کہا جاتا ہے۔ یہ چانے شکل و صورت میں گول پیسے کی طرح نظر آتے ہیں۔ بس اس نسبت سے پیسے کو بھی فلس کہہ دیا گیا۔ چانا یعنی فلس کوئی قیمتی شے نہیں ہوتی۔ اس لئے مفلس یعنی صاحب فلس کے معنی ہوئے وہ شخص جس کے پاس کوئی قابل قدر چیز نہ ہو یعنی نادار یہ دو تو مثالیں ہیں اس بات کی کہ الفاظ کس طرح معمولی اور بسا اوقات نظر نہ آنے والی نسبت اور تعلق کے باعث مختلف معانی اور مطالب کے حامل بن جاتے ہیں۔

اس موقع پر یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہئے کہ الفاظ جب ہجرت کر کے ایک زبان سے دوسری زبان میں جاتے ہیں۔ تو نہ صرف ان کے معانی اور مطالب میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ بلکہ ان کی شکل و صورت بھی بدل جاتی ہے۔

خوبصورت اور دیدہ زیب ملبوسات کیلئے

ہمیشہ یاد رکھیئے

ایف پی ٹیکسٹائل ملز لیمیٹیڈ جہانگیرہ روڈ

فون نمبر ۱۰۱ ۱۷۶ (نوشہرہ)

تار

FPTEX اللہ بخش کالونی